خزانوں کا ڈھیر

شاہد رضا

نبی نگر ٹولہ رمضان بیگھہ، نبی نگر، اورنگ آباد (بہار)

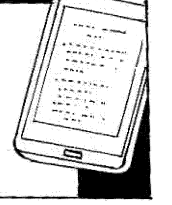

ایک بہت بڑا میدان جس کے چاروں طرف بچے، بوڑھے اور جوان سب اپنی مصروفیت کی پہچان کسی نہ کسی شکل میں دے رہے تھے۔ میں بھی بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ میں اکیلا یہاں کیا کرسکتا ہوں، لیکن انھی سب کے بیچ میں آن لائن (Online) ہونا چاہا، مگر سوچ کر بھی ایسا نہیں کرسکا۔

ایسا کرنے کا خیال لوگوں کے موبائل فون دیکھ کر میرے دماغ میں آیا۔ کیوں کہ اس وقت اس ہجوم کا کچھ حصّہ اپنے اپنے موبائل پر مصروف تھا۔ اس آن لائن سے دماغ میں سوشل میڈیا کی تصویر بنی جو دل و دماغ کو جھنجھوڑ دینے والی بات لگی۔ اس لیے کہ میرا دماغ اپنے حساب سے سوچ کا ایک دائرہ بنا رہا تھا۔ آپ بھی سوچ سکتے ہیں یہ آپ کی آزادی ہے۔

اب میں اپنے اس سبجیکٹ پر آتا ہوں جو میری زندگی کا حصّہ بن چکا ہے۔ آپ اسے ضرورت کہہ لیں یا مجبوری کہ کسی چیز کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ خزانہ کے معنی یہاں پر سوشل میڈیا پر آنے والے طرح طرح کے سوالات ہیں، جو نصیحت آموز اور بہت ہی فائدے مند ہوتے ہیں، لیکن عام طور پر دیکھا جائے تو اس کا استعمال ہم سب آن لائن کی دنیا میں صرف اور صرف اپنی موجودگی درج کرانے کے لیے کرتے ہیں۔ سنجیدہ لوگ اس سے کچھ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن آج ہمارے نوجوانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ سوشل میڈیا پر آنے والے نصیحت آموز جملوں کے معنی و مطالب سمجھے بغیر ایک دوسرے کے پاس بھیجنے کی کوشش میں مگن رہتا ہے، آپ ان سب کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس بے خبر دنیا میں ہوڑ سی مچی ہے۔ جو بھیڑ کی شکل اختیار کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس سے سیکھنے اور سمجھنے کی چاہ نہیں ہے۔ پرانے زمانے میں جب تعلیمی ادارے نہیں تھے تو لوگ جنگلوں میں جاکر استاد کی جھونپڑی کے باہر زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے تھے اور اپنی منزل تک کامیابی کے ساتھ پہنچنے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ اگر آپ حالات حاضرہ کا محاسبہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ آج اس ترقی یافتہ دور میں سیکھنے اور سکھانے کے ذرائع و وسائل بہت ہیں، لیکن ہماری عقل اس کی افادیت کو سمجھنے سے قاصر ہے، ایسا کیوں؟

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کوئی اچھا جملہ یا کوٹیشن آپ کی نظروں کے سامنے سے گزرے تو پڑھ کر سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں نہ کہ صرف ایک دوسرے بھائی کو شیئر کرنے کے لیے استعمال کریں۔ اگر

آپ اسے پڑھ کر عمل کرنے کی تیاری نہیں کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ویسے لوگ ریاکاری کی راہ پر گامزن ہیں جو کہ ہم سب کو زوال کی راہ پر لگا دے گی۔ کچھ افراد کو سنتے اس لیے ہیں کہ وہ اس کا جواب دے سکیں بلکہ سنتے اس لیے نہیں ہیں کہ وہ ان باتوں سے کچھ سیکھ سکیں۔

اپنی زندگی میں ایک اچھا رہبر چنیں اور علم کی دولت سے اپنے سینوں کو منور کریں۔ میں بذات خود بھی کچھ کوٹیشن پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں، لیکن عین وقت پر کھرا اُترنے میں کامیاب نہیں ہو پاتا ہوں۔ جیسے ''اپنی زبان کی تیزی اس پر نہ آزماؤ جس نے تجھے بولنا سکھایا'' (ماں)۔ اگر میں اس وقت عملی جامہ پہنانے میں ناکام ہو گیا تو افسوس ضرور ہوتا ہے جو کہ دل میں درد پیدا کرتا ہے۔ آپ بھی محاسبہ کریں کہ آپ کس بات کو کس انداز میں لیتے ہیں۔ کسی عالم نے کہا ہے کہ "Education without educating your mind is not education at all" سبھی لوگوں کو سوشل میڈیا پر آنے والی اچھی باتوں کو اپنی زندگی میں اپنانے اور جوڑنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے آپ کو جانچتے رہنا چاہیے کہ اپنا مطالعہ کتنا وسیع (Wide) ہے۔ دراصل آپ کا مطالعہ جتنا وسیع ہوگا آپ کسی بات کو اتنی ہی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ عقلمند بننے کی کوشش کریں۔ کیوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ ''عقلمند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اُٹھاتا ہے۔''

غور طلب بات ہے کہ ان خزانوں سے ہم سب نے کیا اور کتنا حاصل کیا۔ دوسری طرف یہ بھی آگاہ کرتا ہے کہ آپ نے کیا سیکھا۔

OO

سائنس کے دلچسپ مضامین

اس کتاب کے مصنف محمد خلیل بنیادی طور پر ایک سائنس داں ہیں۔ انھوں نے طویل عرصے تک مرکزی حکومت کے زیر انتظام شائع ہونے والے میگزین ''سائنس کی دنیا'' کی ادارت کی ہے۔ وہ اس بات سے بڑی حد تک واقف ہیں کہ بچوں کے لیے کس طرح کے سائنسی مضامین پیش کریں۔ اس کتاب میں انھوں نے سادہ اور سہل انداز میں بچوں کو سائنس کی باتیں بتائی ہیں اور انھیں یہ سمجھایا ہے کہ سائنس کوئی مشکل موضوع نہیں ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے ان موضوعات کو منتخب کیا ہے جو ہمارے اردگرد بکھرے ہوئے ہیں اور باتوں باتوں میں بچوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ سائنس کی ترقیات نے انسانی زندگی پر بڑا مثبت اثر ڈالا ہے اور انسانی زندگی کے اکثر شعبے سائنس کے اثرات سے خالی نہیں ہیں۔ اس کتاب میں شامل بعض مضامین ایسے ہیں جو بچوں کے ساتھ بڑوں کی توجہ بھی اپنی جانب مبذول کریں گے۔

مصنف: محمد خلیل   صفحات: ۸۰، قیمت: تیس روپے

ناشر: اردو اکادمی، دہلی